Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دہم لغایت دوازدہم — جلد نوزدہم

بابت رجب شعبان۔ رمضان سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

شرح قیمت رسالہ وغیرہ امور

اس رسالہ کی قیمت عموماً عہ ۱۲ سالانہ ہے۔ خاص قیمت (جو رؤسائے اسلام سے لیجاتی ہے) چوبیس روپیہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ان سے چھ روپیہ۔ جن کی دس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ان سے رعایتاً تین روپیہ لئے جاتے ہیں۔ اسمیں یہ شرط ہے۔ کہ سالانہ پیشگی دیں۔ جو دس روپیہ آمدنی بھی نہیں رکھتے پر بضاعت علمی رکھتے ہیں اور رسالہ کی اشاعت اور خریدار رسالہ بہم پہنچانے میں کوشش کرتے ہیں انکو بلا قیمت دیا جاتا ہے۔ یہ شرح قیمت رسالہ ہر سال روان کے لئے ہے سالہائے گذشتہ کی قیمت حسب شرح ذیل ہے جلد یا سال اول لغایت پنجم کی عام سالانہ قیمت عہ ۱۲ جلد یا سال ششم لغائت دوازدہم کی سالانہ ۱۲ جلد یا سال سیزدہم لغایت نوزدہم کی سالانہ ۱۲ خریدار کل کو چہارم حصہ قیمت معاف۔ خاص قیمت ہر سال گذشتہ مطابق ہر سال روان۔ ارسال زر بذریعہ منی آرڈر اور خط وکتابت حسب نشان ذیل ہونا چاہیئے۔ (۲) نمونہ کا پرچہ بارسال ادنےٰ قیمت یک پرچہ ۴ ملسکتا ہے۔ نہ مفت رسالہ پسند نہ ہو تو رسالہ واپس کریں۔ اور قیمت واپس لیں (۳) خط کا جواب جوابی پوسٹ کارڈ یا ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتا ہے جو لوگ اپنا نام ومقام بخط واضح نہ لکھینگے یا ٹکٹ یا کارڈ ارسال نہ کریں گے۔ جواب نہ پائیں گے۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

معذرت وضرورت وشکایت

انتظام زمینداری میں مداخلت سے خاکسار سبکدوش نہیں ہوا۔ میرے لڑکے اپنے آپ وہ کام سنبھال نہیں سکتے اور کوئی مہتمم امین وہوشیار میسر نہیں آتا۔ اسوجہ سے پھر رسالہ میں فترت واقع ہوئی۔ سائقین کوشش کرکے کوئی مہتمم بہم پہنچادیں۔ تو میں نگرانی زمین سے فارغ ہوجاؤں۔ اور رسالہ ماہ بماہ شائع کروں اور

(اسلامیہ پریس لاہور میں چھپا)

فہرست مضامین نمبر ۱۰-۱۱-۱۲ پرافٹ قادیان کوالٹیمیٹم۔ (۲) چکڑالوی پر اقبالی ڈگری۔ اس مضمون میں پہلے چکڑالوی کی کلام سے انکار حدیث نبوی کا صریح اعتراف نقل کیا ہے پھر اور امور مسلمہ اہل سنت سے اس کا انکار پھر علماء ہندوستان وپنجاب کا فتوے اسکے حق میں نقل کیا ہے۔ پھر خاتمہ مضمون میں اسکے انکار کے دلائل کا جواب دیا ہے

اگر جمیع صاحب اہل علم ہوں اور میرے تین جوان لڑکوں کو شرح فاتک عربی تعلیم کریں یا وہ صرف حافظ قرآن ہوں اور ایک حافظ لڑکے کو قرآن کا دور ہی کروا دیا کریں تو میں اور بھی شکر گذار ہونگا۔ اور مجاوضہ اہتمام زمین المضاعف ہوگا۔ اور اگر کوئی متہم پیدا ہو تو مخلص شائقین مجاہی کھڑے کریں۔ کھڑے اتفاقاً کوئی بہر صورت انتقی مزمین تنہا کے کہ مکاسر کو دینی خدمات کے لیے پورا وقت مل کر سے۔

ایسا ہی اشاعت رسالہ حبیب متوقعہ بھی ہے کہ شائقین بلکہ طالبین رسالہ چندہ ارسال کریں سے اگر الحمد خواہی صد بخوانم۔ پر عمل کرتے ہیں اور دو مدوں پر وعدے کرنے اور خط و پتہ خطوط کھولنے کے ساتھ بھی بزبان حال سے گزیر مطلبی سخن دریں ست منا سب ہیں۔ اور بعض حضرات خط و طاکا جواب تک نہیں دیتے۔ اگر چندہ واجب الادا وقت پر بھیجتا رہے تو جہاں ہیں ہوں اور جس کام میں ہوں وہیں سے رسالے کے مضمون بھیجتا رہوں۔ اور رسالہ ماہ بماہ نکلتا رہے۔ چندہ نہ بھیجنے کی وجہ سے بھی طبع و اشاعت رسالت کے لیے خاص لاہور میں آنا اور کرکے مسارعت کا اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے ایک عزیز نیشنل سرکاری عہدہ دار ہیں رسالے نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اب تو مولوی صاحب مالدار زمیندار ہو گئے ہیں ماہ اوگرچہ چندہ کی کیا پرواہ ہے۔ باوجود یکہ ایسا ت کا جواب رسالہ نمبر جلد ۱۹ میں صفحہ ۹۵ پر شیخ دیا گیا تھا۔ اگر ہی خیال اور لوگوں کو بھی ارسال چندہ سے مانع ہو رہا ہے تو وہ صفحہ مذکور ملاحظہ فرما کر اس خیال کی اصلاح اور اس مرض کا دوا کریں اور ارسال چندہ میں توقف نہ کریں اگر رسالہ ماہ بماہ لینا چاہتے ہیں ورنہ جیسا کہ نگے ویسا پائیں گے۔

پیرانٹ قادیان کو الٹیمیٹم (آخری اعلان جنگ)

قادیان کے مرزا کو ہم تو چھوڑ چکے تھے۔ مگر وہ صاحب ہمکو نہیں چھوڑتے اور دریا میں بستی ہوئی مگرمچھ سیاہ گھگل کی نظیر بن رہے ہیں۔ ہر تحریر ہر تصنیف ہر شمارہ ہر ایک قادیان کے اخبار میں ہمسے چھیڑ چھاڑ کیے جاتے ہیں۔ ہم اپنے بھی صبر و اغتیار کرتے اور کچھ عرصہ اگر ہی خاموش رہتے مگر ہمارے پچھلے دو سال تک خاموش رہنے پر وہ صاحب دلیر ہو گئے ہیں۔ اور یہانتک متعصب ہو چکے ہیں کہ ہماری نسبت رسالے اعجاز احمدی صفحہ ۵۱ میں قصیدہ عربی کے شعر ذیل پر پیشگوئی سرا سر لاف زنی و دروغ گوئی کر بیٹھے ہیں سے اقلب حسین یهتدی من فؤاده عجیب و عند الله هین ولیس + اور چونکہ اس شعر کا مطلب و بطلان خاص تھا۔ کیونکہ قواعد عربیت و نحو کے رو سے یہ شعر غلط تھا۔ اسمیں بطلان کا مفصل ثانی اور جیسا کہ بیہودہ تو دبطلان قائل ہیں۔ اور آپکا ملہم عربی (جسکا ذکر اس سے پہلے دو شماروں میں ہو عربیت کے کوچہ سے نابلد اور نحو میں کچا ہے۔ اسلیے اس شعر کا غلط ہونا خود ہی اوگو کرنا پڑا اور آپنے یہ ترجمہ کیا کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آجائیگا۔ یہ کون گمان کر سکتا ہے۔ عجیب بات ہے۔ اور خدا کے نزدیک سہل و آسان ہے۔ اس پیشگوئی (نہیں نہیں لاف زنی و دروغ گوئی) نے مرزا بابا کی کے گھر گھر نعوذ باللہ مرگ بلند کیا۔ اور اس سے اسقدر تک خرام مچا دیا۔ اور یہ خیال پھیلا دیا کہ یہ خاکسار اعتقاد مرزا کا تابع ہو جائیگا اس خیال سے مرزا کی مجھے بذریعہ خطوط بہار کہلوایاں پھیجتے ہیں اور کبھی بالمشافہ اگر یہ خود بھی سناتے اور کہتے ہیں کہ آپ ہمارے اپنے امام کیطرف سے بیعت کا حکم ہو گیا ہے۔ اور خود بھی اونکے امام نے ایک رجسٹرڈ بیفلٹ خاکسار کے نام بھیجا تو اوسکے لفافہ پر بدست خاص و بقلم خود یہ عنوان لکھا۔ بخدمت حضرت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب جہاں ہوویں پہونچے۔ راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۹ پان ۱۹۱۳ء (جو آپکی سابق عادت دہ سالہ کے بالکل برخلاف موقع میں آیا اور بعض بلا بیہودہ۔ مدارس وغیرہ میں تو یہ بھی ان حضرات صادق الکلمات نے مشہور کر رکھا ہے۔ یہ خاکسار مرزا کا تابع و موافق ہو ہی گیا ہے۔ ان حضرات کے اس عمل و اعتقاد پر بھی خاکسار گذشتہ دو سالوں کیطرح سکوت اختیار کرتا ہے تو یہ اپنے مرزائی ہو جانے کو تسلیم کر لیتا ہے۔ اور عام مسلمانوں کو جو اخلاص سے اعتقاد و محبت رکھتے ہیں گراہی کے گڑھے میں دھکیلتا ہے سے اگر ہیزم کسے نمایند دہ باہست + اگر خاموش بنشیند گنہ است + کا برابر مرتکب ہو رہا ہے۔ اسوجہ سے خاکسار کو پھر ان سے لڑنا پڑا اور اسی غرض سے یہ الٹیمیٹم جاری کیا ہے۔ مگر باوجود یہ کہ اس جنگ میں کوتاہ بینوں کے ہاتھ سے مرزا کے ہر ایک نقیر و قطمیر و فلوس و نچر بابا کے جواب دینے سے قاصر ہو گئے ہیں۔ کیونکہ وہ چھ سالوں کے چھ جلد دں میں کافی وافی دے چکا ہے۔ بلکہ خاکسار اوسکی ہر دو نگویوں اور لاف زنیوں پر گویا ری اور تیر اندازی سے ڈیفنڈ (دفاع) عمل میں لیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پر انٹ قادیان اپنی خیر چاہتا ہے۔ تو اس پیشگوئی کو رد و رد کرے یعنے دس سے یا منسوخ کرے (اگر چہ مسلمانوں کے نزدیک نسخ اخبار جائز نہیں مگر اوسکو مسلمانوں اور اونکے اصول و مسائل سے کیا کام ہے) یا اس پیشگوئی کی ایسی تاویل کرے جیسے پیشگوئی متعلق عبداللہ آتھم اور خسوف رمضانی کی تاویل کر دی تھی نہیں تو زبردست آئندہ سے گویا ری شروع ہو جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ

نے وحی الٰہی مان لیا ہے۔ دیکھو تفسیر چکڑالوی صفحہ ۱۸۶۔ جنکی عبارات اس رسالہ بصفحہ (۳۳۱ ۳۳۳) منقول ہیں وہ وحی خفی نہیں تو کیا جلی ہے۔ مغالطہ نمبر ۳ صفحہ ۱۸ مسائل صرف ونحو کا سوال قرآن سے بیجا ہے۔ وجہ۔ جو شخص قرآن کے علاوہ حدیث نبوی کو بھی نہ مانے اس سے یہ سوال بیجا ہے۔ کہ وہ جس بات کا مدعی ہو وہ قرآن ہی سے نکالدے۔

مغالطہ نمبر ۴۔ صفحہ ۱۹ عہد بمعنے تعریف لغت میں آیا ہے۔ وجہ الف لام عہدی وجنسی واستغراقی لغوی نہیں اصطلاحی ہیں۔ انکی نسبت لغت کو پیش کرنا ناواقفی اور بیعلمی کا اظہار ہے۔

مغالطہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹ جنس لغت میں مثل اور ہمشکل کو کہتے ہیں۔ وجہ جنس کے جو الف لام جنسی سے مراد ہوتی ہے معنے لغوی مثل مراد بتانا اصطلاحات علوم سے جہالت کا اقرار کرنا اور پھر بحث اور جواب کے لیے تیار ہو جانا۔ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے۔

مغالطہ نمبر ۶ صفحہ ۲۱ بیوی اور اسکی چچازاد بہین ایسے ذی القربے نہیں جیسے دو بہنیں۔ وجہ جس آیت میں احسان ذوے القربیٰ کا حکم ہے وہاں یہ قید کہاں ہے کہ جو دو بہنوں کی مثل ہوں انہیں پر احسان کرو۔ مغالطہ نمبر ۷ صفحہ ۲۱ مینے علت نہیں نکالی۔ الف لام الاختین کا ترجمہ کیا ہے۔ وجہ مثلیت نہ الف لام۔ الاختین کا ترجمہ ہے نہ کسی دوسری آیت کا مفاد۔

مغالطہ نمبر ۸۔ صفحہ ۲۲۔ الاختین کا الف لام استغراقی نہیں جنسی ہے۔ وجہ کسی مدرسہ علوم اسلامیہ میں جاؤ۔ اور استغراقی وجنسی کے معنے دریافت کرو۔ ورنہ منہ بند رکھو ؎ حلوا خوردن را روے باید۔

مغالطہ نمبر ۹ صفحہ ۲۲ مولوی صاحب نے دختم بہن پر غور نہیں کیا۔ وجہ۔ مینے کب اور کہاں کہا ہے کہ غیر مدخولہ عورت کی نانیاں دادیاں بھی حرام ہیں۔

مغالطہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۵۔ فرزند نوح علیہ السلام کو کیا گیا ہے۔ کہ وہ تیرا اہل نہیں۔ وجہ۔ یہ تو نہیں کہا کہ وہ تیرا بیٹا نہیں۔ اور حکم وراثت قرآن میں بیٹے اور غیرہ اولاد کیلئے ہے نہ اہل کے لیے جو تابعدار کہلاتا ہے۔ مغالطہ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۹۔ میں سارے مال کا صدقہ جائز نہیں سمجھتا۔ وجہ۔ پھر اس سے نو سطر پہلے کیوں کہتے ہو کہ وارثوں کے لیے ورثہ چھوڑنے کی تاکید نہیں سچ ہے ؎

دروغگو را حافظہ نباشد۔

مغالطہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۱۔ احادیث جمع حقیقی نماز مزدلفہ و عرفات باطل ہیں۔ اور عمل و رواج عام مسلمانوں کا لائق اقتداء ہے تو تقلید خاص ایک امام کی ہی لازم ہونی چاہیئے۔ وجہ۔ احادیث صحیحہ نبویہ کو باطل کہنا کفر ہے۔ اس کفر کی وجہ سے یہ ہمارا اجمالی بیان مضمون چکڑالوی پر اقبالی ڈگری کا مؤید ہوا۔ اور اس فعل نبوی میں تمام مسلمانوں کا اتباع تقلید بلا دلیل نہیں ہے۔

مغالطہ نمبر ۱۳ صفحہ ۳۲۔ گدھے سے مکذبین کو تشبیہ دی گئی ہے۔ اور اسکو بئس یعنے بری تشبیہ کہا گیا ہے۔ اسلئے گدھا حرام ہے۔ انعام سے کافروں کو تشبیہ دی گئی ہے اور بئس یعنے برا نہیں کہا اس لیے انعام حرام نہیں۔ وجہ ؎ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔ چکڑالوی نے یہ بات مباحثہ کے دن کہنی تھی۔ علاوہ بریں یہ بھی شرم کرکے سوچنا چاہیئے کہ انعام سے کافروں کی تشبیہ کو برا نہیں کہا۔ تو کیا اچھا کہا ہے؟ اور وہ مقام ذم ہے؟ یا مقام مدح؟ اور کافر جو غیر مکذب ہو برا ہے یا اچھا؟۔ افسوس یہ فہم ہے اور ایسا وسیع اجتہاد سراسر الحاد ہے۔

اس اجمال کو چکڑالوی کے خدا ترس مرید بے علمی کے سبب نہ سمجھ سکیں تو کسی اہل علم سے دریافت کریں۔ چکڑالوی سے تو یہ امید ہی نہیں کہ وہ اسکو سمجھے۔ بحمد اللہ و بتوفیقہ چکڑالوی کے رسالہ اشاعۃ القرآن کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا کہ جسکا جواب نہ لکھا گیا ہو۔ آئندہ سمجھنا اور اس سے نفع اٹھانا

چکڑالوی کی من گھڑت نماز کا مختصر رسالہ

چکڑالوی نے ایک رسالہ چھوٹے ۳۰ صفحہ کا شائع کیا ہے جسمیں آنحضرت کی تعلیمی اسلامی نماز کے مقابلہ میں اسنے ایسی نماز شائع کی ہے جس میں بجائے تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) وان اللہ ہو العلی الکبیر تجویز کیا ہے۔ اور بجائے رکوع و سجود آیات قرآن کا پڑھنا اور بجائے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ما خلقت ہذا باطلا۔ و بجائے التحیات ربنا لا تواخذنا الخ و بجائے درود معروف سبحان ربک رب العزۃ الخ اور بجائے سلام معروف سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ تجویز کیا ہے*۔ اس نماز کی پہلی تکبیر تحریمہ ہی غلط ہے عربی میں وان اللہ بالفتح شروع کلام میں نہیں آتا۔ اسکے اور اجزا و ارکان کا بطلان اسکے رسالہ مطول شائع کرنے پر عمل میں آئیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

* اعوذ و آمین کو بالکل اڑا دیا ہے۔

چکڑالوی پر اقبالی ڈگری

چکڑالوی نے ایک رسالہ موسومہ باشاعۃ القرآن شائع کیا ہے۔ اسمیں اکثر ان الزامات کو جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ - ۶ - ۷ - جلد ۱۹ میں اسپر قائم کئے گئے ہیں تسلیم کر لیا ہے۔ اور بعض الزامات سے گو انکار بھی کیا ہے مگر اس انکار کے ساتھ انکا اقرار بھی اسکے کلام میں پایا جاتا ہے۔ جسکو وہ بحکم دروغگو را حافظہ نباشد بہت جلد یا دانستہ دھوکہ دہی کی غرض سے اُن سے انکاری ہوتا ہے۔ لہذا وہ فتوے جو علماء وقت نے اسپر لگائے ہے۔ اور وہ نمبر ۷ جلد ۱۹ میں شائع ہوا ہے۔ اسپر اقبالی ڈگری ہے۔

اس مضمون میں اس فتوے کی تائید و تصدیق میں اور علماء کے فتوے جو پشاور۔ آرہ ضلع شاہ آباد وغیرہ اضلاع بنگال کے ہیں نقل کئے جائینگے۔ مگر اس نقل سے پہلے چکڑالوی کے تازہ اعترافات نقل کرنے ضروری ہیں۔

پس واضح ہو کہ منجملہ ان الزامات کے جنکی نظر سے علماء وقت نے اسپر فتوے کفر لگایا ہے۔ بڑا بھاری الزام یہ تھا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جملہ احادیث کو جو احکام قرآن مجید کی تفصیل و تشریح کرتی ہیں۔ یا انمیں احکام قرآنی پر زیادتی پائی جاتی ہے۔ منکر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف قرآن کے الفاظ کا ایک چٹھی رسان ڈاک خانہ یا مذکوری تحصیل کی مثل مبلغ (پیغام رسان) جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تشریع احکام حلال و حرام و تلو تشریح مطالب و معانی قرآن کا منصب عطا ہونے کا منکر ہے۔ سو اس الزام کا اُس نے اس رسالہ میں کھلے بندا اقرار کر لیا ہے۔ اور سابق سے بڑھکر احادیث نبویہ سے جنمیں احکام قرآن کی تشریح یا انپر زیادتی پائی جاتی ہے۔ صاف و صریح انکار کیا ہے۔ سوال اول فاکسار کے جواب میں تو اُسنے تعلیم علی میں حدیث شریف کی ضرورت و سخت احتیاج کو تسلیم کیا تھا۔ (اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ - جلد ۱۹ و مباحثہ مطبوعہ چکڑالوی صفحہ ۴ ملاحظہ ہو) اور اب حدیث نبوی سے بالتفصیل و بغیر تمیز کے کلی انکار کیا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ

صفحہ ۳۵ پر ائمے اصطلاحی حدیث پر بحث شروع کرکے کہا ہے۔

اہل حدیث کا اعتقاد ہے۔ کہ رسول اللہ پر دو طرح کی وحی آتی تھی۔ ایک وحی جلی یا متلو۔ دوسری وحی خفی یا غیر متلو۔ وحی جلی سے مراد قرآن ہے وحی خفی سے حدیث رسول اور یہ بھی انکا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید میں جسقدر احکام بیان ہوئے ہیں وہ سب کے سب مجمل ہیں وحی خفی میں انکی تفصیل کی گئی ہے اگر یہ تفصیل و تشریح نہ ہوتی۔ تو قرآن مجید کے کسی حکم پر بھی عمل کرنا ممکن نہ تھا۔ (اس اعتقاد نمبر ۲ کے بیان میں چکڑالوی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اہلحدیث پر افترا کیا ہے۔ اہلحدیث یا اہل فقہ یا اہل کلام یا اہل اصول میں سے کوئی بھی یہ اعتقاد نہیں رکھتا۔ کہ جسقدر احکام قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ سب کے سب مجمل ہیں۔ حدیث انکی تفصیل نہ کرتی تو قرآن مجید کے کسی حکم پر عمل ممکن نہ تھا۔ بلکہ برخلاف اس اعتقاد کے اس فتوے میں جو نمبر ۱ میں منقول ہے۔ صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۰ صاف تصریح ہے۔ کہ ایک حکم بھی منجملہ ان احکام کے جو شرعی اور اسلامی اصطلاح کے احکام ہیں یا صرف لغت عرب انکے سمجھنے کیلئے کافی نہیں بغیر بدون حدیث اور تفسیر نبوی کے سمجھے اور عمل میں نہیں آسکتا۔ ناظرین ان الفاظ منجملہ ان احکام اور اسلامی اصطلاح اور لغت عرب کو ملاحظہ کریں۔ اور چکڑالوی کے مفتری ہونے کا یقین کریں) پھر چکڑالوی نے صفحہ ۳۰ میں بیان اعتقاد اہلحدیث میں کہا ہے اور صدہا مسائل ایسے ہیں جنکا قرآن میں ذکر نہیں ہوا۔ وہ صرف وحی خفی کے ذریعے حدیث رسول میں بیان ہوئے ہیں۔ اور نہایت سے مسائل ایسے ہیں۔ جو قرآن مجید اور حدیث رسول (حدیث مرفوع) میں نہیں ہیں۔ وہ حدیث صحابہ و تابعین (حدیث موقوف و حدیث مقطوع) سے ملتے ہیں۔ (اس اعتقاد نمبر ۴ کے بیان میں بھی چکڑالوی نے جھوٹ بولا اور اہلحدیث پر دوسرا بہتان باندھا ہے۔ اہلحدیث حدیث موقوف اور حدیث مقطوع کو حجت شرعیہ نہیں جانتے اور کسی ایک یا دو یا چار یا دس صحابی یا تابعی کے انتفائی قول یا فعل کو دلیل شرعی نہیں سمجھتے۔ ہاں وہ تمام اہلسنت والجماعت کے شمولیت میں جماعت

بہ رسالہ اصول حدیث جامع ترمذی کے ابتدا میں بھی وسطوع ہر کہا ہے الموقوف مطلقاً ما روی عن الصحابۃ من قول و فعل ولیس بحجۃ المقطوع ما جاء عن التابعین من اقوالھم وافعالھم ولیس بحجۃ ۱۲

صحابہ و تابعین و سلف صالحین کے اتفاقی و اجماعی اقوال و افعال کو اس حسن ظنی کے ساتھ کہ ان اقوال و افعال کی سند کتاب و سنت تک ہوگی۔ مگر ہمکو اسپر اطلاع نہ ہوئی ہو۔ لائق تمسک سمجھتے ہین۔ اور اسکو عمل بالسنۃ اور سبیل المومنین خیال کرتے ہین) پھر چکڑالوی نے بیان اعتقادات اہلحدیث مین کہا ہے۔ اور قرآن مجید شہادت و حکم دیتا ہے کہ حدیث نہایت ہی ضروری چیز اور واجب الاتباع ہے۔ اور جس طرح قرآن سے ہمکو قرآن شریف پونہچا ہے۔ اسی طرح حدیث بھی پہنچ گئی ہے۔ (اس اعتقاد نمبر ۲ کے بیان مین بھی چکڑالوی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اہلحدیث پر تیسرا افترا کیا ہے۔ اہلحدیث۔ فقہا۔ اصولی وغیرہ اسلامی و سنی فرقون سے کوئی قائل نہین ہین کہ احادیث سب کی سب تواتر کے ساتھ پونچی ہین۔ بلکہ وہ سب جنمین اہلحدیث بھی شامل ہین۔ احادیث مرویہ کی تین اقسام (متواتر۔ مشہور۔ خبر واحد) بیان کرتے چلے آئے ہین۔ اور خبر واحد کے تواتر سے پہنچنے کا کوئی قائل نہین۔ اصل الزام جو ۲۴ نمبر جلد ۱۹ مین چکڑالوی پر قائم کیا گیا تھا۔ یہ ہے۔ کہ اگر چکڑالوی صحابہ کو دل سے ایسا ہی (منافق) جانتا ہے۔ تو حدیث کو اسوجہ سے بے اعتبار ٹھہراتا ہے۔ کہ اسکے راوی یہی اصحاب نبوی ہین۔ تو اسکو چاہیئے کہ قرآن کو بھی بے اعتبار ٹھہرادے۔ اور اسلام کو بھی سلام اور خیرباد کہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے راویان بھی یہی اصحاب نبوی ہین اور قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے لوگون تک بلا واسطہ اصحاب خود نہین پونہچایا اور اسکو کسی طبع مین چھپوا کر یا اسکی ہزارہا قلمی نقلین لکھوا کر آفاق مین شائع نہین کیا۔ پھر صفحہ ۲۰ مین کہا گیا تھا۔ کہ اگر حدیث کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین جمع نہونا دوسری یا تیسری صدی مین جمع ہونا اسکے نزدیک حدیث کی بے اعتباری کا موجب ہے۔ تو اسکو چاہیئے کہ قرآن کا بھی اعتبار نہ کرے۔ کیونکہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت خلیفہ اول پر خلافت خلیفہ چہارم مین جمع ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اس ہیئت ترتیب سے جو اسمین پائی جاتی ہے۔ ایک جگہ جمع نہین ہوا۔ اس زمان نحکن الزام کو تو چکڑالوی نے اہلحدیث کی طرف سے نقل نہین کیا اور بجائے اسکے اور ششم افترا کرکے انکی طرف منسوب کردیا ہے۔ ان مفتریات نمونہ کے افترا سے چکڑالوی کی غرض یہ ہے۔ کہ ان مفتریات کے قرآن مجید سے ثابت ہونے سے اہلحدیث پر اعتراض قائم کرے۔ کہ جو امر قرآن سے

ثابت نہین اسکو انکار کی وجہ سے اسکو کافر کیون کیا گیا ہے۔ ان چھ امور کو بیان کرنے کے بعد اسنے ہر ایک امر پر بلا انکار کیا ہے۔ اور بزعم خود معتزلہ وغیرہ فرقہ ضالہ کی مانند قرآن مجید کی آیات سے اس انکار کی سند و وجہ ثبوت پیش کی ہے۔

اس مقام مین ہر ایک امر سے اسکے انکار کو اسکے الفاظ سے نقل کیا جاتا ہے اور جو آیات اس انکار کی وجہ ثبوت مین اسنے پیش کئے ہین۔ اونکا جواب ختم مضمون کے بعد خاتمہ مین دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ امر اول سے انکار کی سند و ثبوت مین اسنے متعدد آیات قرآن جنمین قرآن کی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ "وہ خدا کی طرف سے وحی ہے اور وہ افترا نہین ہے"۔ اور اسکی مثل کوئی شخص بنا نہین سکتا، اور وہ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے"۔ نقل کرکے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ حدیث خدا تعالےٰ نہین اُتاری اسکی وحی خدا کی طرف سے نہین ہوئی اسکے مطابق حکم کرنے والے کافر ہین ظالم ہین فاسق ہین۔ چنانچہ صفحہ ۳۸ مین اسنے کہا ہے۔ حدیثون کی مثل حدیثین بن سکتی ہین۔ چنانچہ واقع مین لاکھون بن گئین ہین پس حدیث وحی نہین ہو سکتی۔ اور صفحہ ۴۲ مین کہا ہے (ما یوحی) (خدا کی طرف سے وحی شدہ) وما انزل اللہ (خدا کی اتاری ہوئی چیز) صرف قرآن مجید ہے۔ اور بس۔ اور تمام قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کسی جگہ سے یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ قرآن شریف کے ساتھ کوئی اور شئے بھی رسول اللہ پر نازل ہوئی تھی۔ اور اگر کوئی شخص کسی مسئلہ مین قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے دین اسلام مین حکم کریگا۔ تو وہ مطابق آیت مذکورہ بالا کافر۔ ظالم اور فاسق ہو جائیگا۔ اور صفحہ ۴۴ مین کہا ہے۔ دوسری چیز جسکو وحی خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید سے اسکے رسول اللہ پر نازل ہونیکا کچھ پتہ نہین چلتا"۔

یہ صاف و صریح چکڑالوی کے اعترافات مین کہ وہ حدیث نبوی کا منکر ہے اور حدیث کو خدا کی طرف سے نازل اور وحی الٰہی نہین جانتا۔ آگے چلکر اس سے بھی بڑھکر اس سے انکار سنوگے ص ۲۹۲ وغیرہ دیکھو

امر دوم کے متعلق جو اسنے اہلحدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملا دیا ہے۔ اس سے انکار کے سبب تو اسپر کوئی الزام قایم نہین کیا گیا۔ اور جو واقعی اہل حدیث کا اعتقاد ہے کہ احکام

قرآنی متعلقہ اصطلاح اسلامی جنکے سمجھنے کے لیئے لغت عرب کافی نہین۔ بغیر مدد حدیث نبوی کے سمجھ اور عمل مین نہین آسکتے اس سے چکڑالوی نے صفحہ ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ مین انکار کیا۔ اور اس انکار کے ثبوت مین چند آیات کو جنمین قرآن مجید کو تفصیل و مفصل فرمایا گیا ہے نقل کرکے کہا ہے۔ پس جبکہ شریعت مین اسلام کی ہر ایک چیز من کل الوجوہ (اس لفظ کو ناظرین انصاف سے دیکھین اور چکڑالوی دروغگو سے دریافت کرین۔ کہ من کل الوجوہ کس لفظ قرآن مجید کا ترجمہ ہے) مفصل و مشرح طور پر بیان ہوگئی ہے۔ تو اب وحی خفی یا حدیث کی کیا ضرورت ہے۔

امر سوم سے چکڑالوی نے صفحہ ۴۹ و ۵۰ مین انکار کرکے اسکی تایید مین وہی آیات جنمین قرآن مجید کو تفصیل و تبیان فرمایا ہے۔ نقل کرکے ص۵۱ مین اس سے انکاری نتیجہ نکالا اور یہ کہا ہے۔ پس وحی خفی یا حدیث کی کون سی حاجت باقی رہ گئی۔

امر چہارم مین جو چکڑالوی نے اہلحدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملایا ہے۔ اسکے انکار سے تو کوئی الزام اُسپر لگایا نہین گیا۔ اور جو واقعی اہلحدیث کا اعتقاد ہے کہ اقوال و افعال اجماعی و اتفاقی صحابہ تابعین و سلف صالحین لائق اقتدا و تمسک ہین۔ اس سے چکڑالوی نے صفحہ ۵۳ وغیرہ مین انکار کیا۔ اور یہ کہا ہے۔ کہ آیت ارشاد اتباع سبیل المؤمنین مین سے صحابہ وغیرہ ہرگز مراد نہین۔ بلکہ رسل و انبیاء مراد ہین۔ المؤمنین مین الف لام حرفی استغراقی صفاتی ہے (دیکھو مختصر المعانی و مطول وغیرہ) لہذا المؤمنین کے معنے ہین ایسے مؤمنین جو نہایت ہی اعلے درجہ کے کامل صفات جامع کمالات ہون اور وہ صرف رسول ہی ہین"۔

امر پنجم سے چکڑالوی نے صفحہ ۵۵ مین صاف انکار کیا ہے اور اس انکار کی کوئی سند دلیل بیان نہین کی بلکہ جن آیات قرآنیہ سے فتوے مین حدیث کا واجب الاتباع ہونا ثابت کیا گیا تھا انکا لغو اور بیہودہ جواب دیا ہے۔ اس جواب کا جواب بعد ختم مضمون خاتمہ مین دیا جائیگا انشاء اللہ یہان صرف اسکا انکار نقل کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ امر پنجم کیا قرآن مجید حدیث کے واجب الاتباع ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری نے اپنی تحریر مین چودہ آیات

برج کی ہیں جن سے اُنہوں نے بزعم خود حدیث کو واجب الاتباع کہا ہے۔ لیکن ان آیات میں سے کسی سے بھی ہرگز ہرگز حدیث کی وجود تک کا ثبوت نہیں ملتا۔

امر ششم کے متعلق جو چکڑالوی نے اہل حدیث کے اعتقاد میں از خود جھوٹ ملایا ہے۔ اس کے سبب تو اُس پر کوئی الزام قایم نہیں کیا گیا۔ **اصل الزام** جو اس پر قایم کیا گیا تھا[1]۔ اسکا جواب اسنے یہ دیا ہے کہ قرآن مجید کو اصحاب نبوی نے ہمکو نہیں پہونچایا۔ اور نہ انہوں نے اسکو لکھا۔ اور نہ جمع کیا۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوح محفوظ سے نقل ہو کر نازل ہوا تھا۔ صفحہ ۳۷ سے ۸۰ تک اُسنے اس مضمون کی آیات قرآن جنہیں ارشاد ہوا ہے۔ کہ اُس کتاب میں شک نہیں۔ اس کتاب کی آیات باحکمت ہیں۔ ہمنے ایسی کتاب بھیجی ہے۔ جو مفصل ہے۔ یہ کتاب لکھی ہوئی ہے اسکو جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ یہ کتاب لوح محفوظ میں ہے۔ جسکو پاک فرشتے چھوتے ہیں یہ قرآن رمضان میں اترا ہے۔ نقل کر کے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ قرآن کتاب کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں لکھا گیا اور جمع ہو گیا تھا۔ جسکو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے۔ چنانچہ صفحہ ۷۷ میں کہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اس پاک کتاب کا جامع اور مؤلف ہے یعنے اسکی جمع اور تالیف نہ کسی فرشتے نے کی ہے نہ کسی جن و بشر نے یہانتک کہ جبرائیل امین اور محمد کا بھی اسمیں دخل نہیں۔ چہ جائیکہ کسی اور انسان کا۔"

(چکڑالوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسمقام میں صرف محمد کہا ہے۔ اور صفحہ ۷۲ میں صرف محمد عربی۔ اور ایک اور جگہ صرف خاتم صاحب جیسے بعض مہذب ہندو و عیسائی وغیرہ اہل اسلام سے مکالمہ و خطاب کے وقت آپکا نام لیتے ہیں۔ اور اسم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ لفظ نبی نہ رسول کہا ہے۔ اور نہ درود و سلام کا لفظ ملایا۔ یہ سوء ادبی و بے تعظیمی چکڑالوی کی اس اعتقاد کا نتیجہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بمنزلہ ایک چٹھی رسان یا مذکوری تصیل جانتا ہے۔ بلکہ ان احادیث کی نظر سے جو اسکے خیال میں قرآن کے مضمون سے زاید ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب التعظیم نہیں سمجھتا چنانچہ صد ۶۲ اور صد ۶۶ رسالہ میں لکھ چکا ہے جسکی اصل عبارت صفحہ ۳۰

[1] جو صفحہ ۲۸۷ میں منقول ہے ۱۲

مین منقول ہوگی۔) نعوذ باللہ من ہذا الجسارۃ وسوء الادب)

اور صفحہ ۷۹ مین کہا ہے کہ رسول اللہ نے قرآن کریم کو اس تالیف وضع وترتیب ترکیب پر لکھوایا اور جمع کر دیا ہے جسطرح کہ وہ لوح محفوظ مین لکھا ہوا موجود ہے۔ اور جیسے جبرائیل کو دمان سے نقل ہو کر ملا۔ اور صفحہ ۸۰ مین کہا ہے یہ قطعی ویقینی بات ہے کہ تمام قرآن مجید رسول اللہ کی زندگی ہی مین کامل ترتیب کے ساتھ حسب تعلیم وہدایت جبرائیل لکھا گیا تھا اور یہ باترتیب جمع ہوگیا تھا اور جس طرح لوح محفوظ سے نقل ہو کر ملا تھا اُسنے اسی طرح آگے پڑھا اور نقل کروا دیا۔ پھر چکڑالوی نے ازخود یہ سوال کیا کہ قرآن مجید سارے کا سارا ایک دفعہ پیغمبر صاحب پر نازل نہین ہوا کہ آپنے اسکو ایک کتاب کیصورت مین لکھوا دیا ہو۔ یہ تو تھوڑا تھوڑا آپ پر نازل ہوا ہے۔ اور جس ترتیب کے ساتھ اب لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے۔ اس ترتیب پر نازل نہین ہوتا تھا۔ پھر آپکے زمانہ مین کیونکر اس ترتیب کے ساتھ جمع ہو سکتا تھا۔

پھر خود ہی اس کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ کیا خدا تعالےٰ وجبرائیل ومحمد تینون ایسی کوئی تجویز نہ سوچ سکتے تھے کہ جسقدر قرآن مجید اترتا جائے۔ اسی قدر ترتیب وار جمع ہوتا جائے۔ کیا یہ ممکن نہین ہے کہ خالی ورقون کی ایک کتاب رسول اللہ نے جلد کرالی ہو۔ اور ہر ایک سورہ کو کچھ کچھ ورق چھوڑ کر لکھنا شروع کر دیا ہو۔ اور جون جون آیات نازل ہوتی گئین۔ انکو جس صورت مین جبرائیل نے کہا لکھ دیا ہو اور اسی طرح رفتہ رفتہ کتاب مکمل ہوگئی ہو۔ سرکاری محکمون ساہوکارون بلکہ چھوٹے چھوٹے دکاندارون کی ٹان بھی ایسے خالی ورقون کی کتابین ہوتی ہین۔ جنمین کچھ کچھ فاصلے پر مختلف لوگون کے نام لکھے ہوتے ہین۔ اور ہر وقتاً فوقتاً ہر ایک شخص کا حساب اسکے نام کے نیچے درج ہوتا رہتا ہے۔ حتےٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ کتاب بالکل پُر ہو جاتی ہے۔ پس ایسا آسان اور مفید طریقہ جمع کا قرآن مجید کے لیئے کیون اختیار نہ کیا ہوگا"

یہ من گھڑت تجویز قرآن کے جمع وترتیب کی نسبت بیان کرنیکے بعد چکڑالوی نے اعتباری حدیث کی طرف متوجہ ہوا اور صفحہ ۸۱ مین کہا ہے۔ حدیثین دو قسم کی ہین ایک تو وہ جنکے مضامین قرآن مجید

ہے بالکل جدا اور علیحدہ اور زیادہ ہین - چونکہ یہ امر پہلے ثابت ہو چکا ہے - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف قرآن مجید ہی اللہ تعالی کی طرف سے اترا ہے - سوا اسکے اور کوئی چیز نہین اتری اور یہ کہ ہم صرف ما انزل اللہ کے اتباع کے لیئے ماموربن پس اس قسم کی احادیث (جنکے مضامین قرآن مجید سے زاید ہین) بالفرض التقدیر اگر رسول اللہ سے یقینی اور قطعی طور پر بھی ثابت ہو جائین (جو ناممکن ہے) تو بھی وہ ہمارے لئے واجب الاتباع نہین ہین - کیونکہ وہ ما انزل اللہ نہین ہین - دوسری قسم کی احادیث وہ ہین جنمین قرآن شریف ہی کے مضامین ہین - یہ حدیثین از روے روایت صحیح ہون یا ضعیف بہرحال وہ باطل نہین کیونکہ وہ ما انزل ہی کا مضمون ہین - پس ایسی حدیثون کے راویون کے حال پر بحث کرنا بھی فضول ہے - الغرض ہمکو اس امر کے تلاش کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہین کہ آیا ہمین صحیح صحیح پہنچ گئی ہین یا نہین -

یہ چکڑالوی کی صاف اور صریح اعترافات ہین کہ وہ حدیث نبوی کا (جسمین قرآن مجید کے احکام پر زیادتی یا اُنکی تشریح پائی جاتی ہے) منکر ہے - صحابہ وغیرہ راویان کا اور روایت حدیث کا وہ کچھ اعتبار نہین کرتا - حدیث کے نظر و اعتبار کو وہ فضول جانتا ہے - اور جس الزام کی نظر سے علماء وقت نے اُسکو کافر کہا ہے اُسکو بڑے فخر سے اور بغیر کسی تاویل کے تسلیم و قبول کرتا ہے - ان اعترافات سے بڑھکر اسکے اعترافات صفحہ (۳۳) مین منقول ہونگے - انمین اُسنے پیروی حدیث نبوی کو طاغوت کی پیروی قرار دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کی - دوسرا الزام (مستلزم کفر) اسپر یہ لگایا گیا ہے - کہ وہ جملہ کتب احادیث کو جلانے کے قابل کہتا ہے - تیسرا الزام مستلزم کفر یہ کہ وہ مردون کے لئے سونا اور ریشم پہننے کو حلال کہتا ہے - سوان الزامات کو اُسنے صریح الفاظ سے تسلیم نہین کیا مگر ان الزامات کے انکار بھی نہین کیا جیسے بعض الزامات کے جنکو وہ بزعم خود ناحق سمجھتا تھا - انکار کیا ہے - اور اگر وہ ان الزامون کو درست نہ سمجھتا تو ان الزامات مین جنکو وہ ناحق سمجھتا تھا اُن کو بھی شامل کرتا ان الزامات کو ان الزامات مین شامل نکرنے اور انکے انکار سے اسکے ساکت رہنے بحکم السکوت فی معرض البیان بیان ثابت

ہوتا ہے کہ وہ ان الزامات کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

ان الزامات مستلزم کفر کے علاوہ چند الزامات اُسپر ایسے لگائے گئے تھے جنکی نظر سے علماء وقت نے اسکو گمراہ و مبتدع و معتزلہ وغیرہ کہا تھا۔ انکو بھی اُسنے اس رسالہ مین بلا ڈھرک مان لیا ہے۔ اور معتزلہ وغیرہ کی طرح اُنکی تایید مین آیات قرآن کو پیش کیا ہے۔ **ازانجملہ ایک الزام انکار نسخ** ہے۔ اسکی نسبت اُسنے اس رسالہ کے صفحہ ۳ مین یون اعتراف کیا ہے۔ کہ مین اسکے متعلق اپنی تفسیر مین صفحہ ۳۰۱ سے ۳۳۱ تک بتفصیل بحث کر چکا ہون اور یہی بحث رسالہ کی صورت مین علیحدہ چھپ گئی ہین جسکا نام **الرد النسخ المشہوری کلام الرب الغفور** ہے) اس نام مین لفظ رد صاف مشعر ہے کہ وہ نسخ سے منکر ہے (جیسے الاسلم جاحظ وغیرہ معتزلہ قدیم اور زمانہ حال کے پیر سید علیگڈھ اس سے منکر ہین) اور تفسیر چکڑالوی کی ان صفحات مین جن کا وہ حوالہ دیتا ہے اسکا صاف صریح انکار موجود ہے۔ **ازانجملہ ایک الزام مردہ کو صدقہ کہانا وغیرہ** کا ثواب پہنچنے سے انکار کرنا ہے۔ اس الزام کو اُسنے صفحہ ۴ مین رسالہ کے تسلیم کر لیا ہے۔ اور کہا ہے۔ بے شک میرا اعتقاد ہے کہ مردہ کو بدنی عبادات یا مالی صدقہ وغیرہ کا کسی چیز کا ثواب نہین پہنچتا۔ پھر اس انکار پر چند آیات سے استدلال کیا ہے۔ جن سے قدیم معتزلہ نے استدلال کیا ہے۔ **وازانجملہ ایک الزام شفاعت** انبیاء سے انکار ہے۔ سو اسکو اسنے صفحہ ۴ رسالہ مین تسلیم کر لیا اور کہا ہے۔ شفاعت کرنے سے یہ مراد لیجاتی ہے۔ کہ جب لوگ میدان حشر مین تنگ آکر انبیاء کے پاس جائینگے اور کہینگے کہ آپ خدا کے پاس جاکر ہماری سفارش کرین تو اوسوقت سب انبیاء کچھ نہ کچھ عذر کرینگے اور پھر اخیر مین محمد رسول اللہ کے پاس آئینگے اور آپ سفارش کرینگے"۔ اس شفاعت کا مین بے شک منکر ہون۔ کیونکہ اس تمام قصے کا قرآن مجید مین کہین بھی ذکر نہین۔ پھر اس انکار کی تائید مین چند آیات قرآنی کو پیش کیا ہے۔ جنکو معتزلہ وغیرہ شفاعت کی دلیل بناتے ہین۔

وازانجملہ ایک الزام نماز تراویح کو ضلالت کہنا ہے۔ اس الزام کا بھی اسنے اقرار

کرلیا ہے اور کہا ہے۔ کہ اسکے متعلق ایک علیحدہ رسالہ لکھا جا چکا ہے۔ جسکا نام البیان الصریح لاثبات کیفیۃ التراویح ہے۔ اس رسالہ کے بھی نام ہی سے اسکا مضمون سمجھ آسکتا ہے اور اس رسالہ کے ۴ سطر ۴ مین نماز تراویح کو جو باجماعت مسجد مین ادا ہو بدعت اور صفحہ ۶ سطر ۱۱ و ۱۲ مین بدعت ضلالت مفضی الی النار (آگ کی طرف پہنچانے والی) اور صہ ۳۹ سطر ۵ مین بدعت ضالہ مردود نہ ہو قبولہ اور صفحہ ۴۲ سطر ۹ و ۱۰ مین بدکاری ضلالت و خباثت نجاست کہا ہے۔

وازانجملہ ایک الزام یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۸ افعل شیطانی صرزد ہونیکا قائل ہے۔ اسنے رسالہ کے صہ ۴۲ و ۴۳ مین وہ آیت نقل کی ہے جسمین یہ ذکر ہے کہ نبیون اور رسولون کی بابت مین شیطان نے کچھ ملا دیا تو ہمنے شیطان کی بات کو مٹا کر اپنی آیات کو محکم کردیا۔ اسکے بعد یہ کہا ہے کہ مطابق آیت بالا دوسرے رسول کی طرح رسول اللہ کی زبان مبارک سے بھی دین اسلام کے متعلق دو چیزین ظاہر ہوتی تہین یا تو کتاب اللہ یا سہو اگوئی آپکا اپنا خیال و قیاس و آرزو جو مین القاء شیطانی موجود ہوتا تھا پس آپ کی آرزو کو اللہ تعالے منسوخ کرکے اپنی کتاب کی آیات کو ثابت کرتا رہا ہے۔ رسول اللہ کے تمام زمانہ رسالت مین دین اسلام مین جسقدر ایسے خیالات و آرزو سہوًا آپ کی زبان مبارک سے ظاہر ہوئے ہین۔ خاکسار کے علم کے مطابق انکی تعداد اٹھارہ سے زیادہ نہین ہے کہو تو پہلے اسکی تمثیل مین چار واقعہ چکڑالوی نے نقل کئے ہین۔ اوّل آپکا بیوی کی خاطر سے کسی حلال چیز کی نسبت قسم کہانا دوسرا خولہ رضہ کو اسکے خاوند کے نہار کے سبب حرام کہدینا۔ تیسرا بعض لوگون کو جنگ مین نہ جانے کی اجازت دینا۔ چوتھا ایک رئیس قریش کے وعظ مین متوجہ ہونے کی وجہ سے ایک اندھے سے منہ پھیرنا۔

چکڑالوی کے اعترافات اسکے عبارات سے ہمنے نقل کردی ہین۔ تو اب اسپر وہ فتوے تکفیر و تبدیع جو علماء وقت نے اسپر لگایا ہے۔ اقبالی ڈگری ہے۔ لہذا اب ہم اس فتوے کی تائید مین دوسرے علماء کے فتوے جو من بعد موصول ہوئے ہین نقل کرتے ہین۔

فتاوے علما پشاور و اطراف آن

حامداً و مصلیاً یقول الراجی عفو ربہ الکریم المفتی عبد الرحیم الپشاوری ان قائل ھذہ الکلمات المذکورۃ فی صفحہ ۱۴۲ من اشاعۃ السنۃ للمولوی محمد حسین البٹالوی کافر مبدع لاشک فی کفرہ۔ اذ ھذہ الکلمات مخالفۃ عن عقائد السلف والخلف رحمہم اللہ ۱۲

ترجمہ معافی رب کریم کا امیدوار مفتی عبد الرحیم پشاوری کہتا ہے کہ ان کلمات کا جو صفحہ ۱۴۲ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۱۹ کے منقول ہین کافر اور بدعتی ہے۔ اسکے کفر مین کوئی شک نہین کیونکہ یہ کلمات عقائد سلف و خلف سے مخالف ہین۔

حررہ العبد الاثیم المفتی عبد الرحیم عفا عنہ ربہ الکریم فی تاریخ ۱۵ من جمادی الثانیہ

من اھان الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم او قال لم یطلع علی ما ھو من ضروریات الدین فقد کفر لاشک فی کفرہ واحادیث الصحاح حق امنا بھا کما امنا بالقرآن المجید وما قال علمائنا فی حق الچکڑالوی فھو حق وھم علی الصواب فی ھذا الامر جزاھم اللہ خیراً الراقم المفتی مسعود خلف المفتی برکۃ اللہ۔

ترجمہ جو شخص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرے اور یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ضروریات دین کی خبر نہ تھی (جو اس شخص کو سوجھی ہین) وہ بلاشک کافر ہے۔ اور احادیث صحاح حق ہین ہم انپر ایمان لا چکے ہین جیسا کہ قرآن مجید پر ایمان لائے ہین اور جو ہمارے علماء اہلسنت نے چکڑالوی کے حق مین کہا ہے۔ (کہ وہ کافر ہے) وہ درست ہے۔ اسکو کافر کہنے مین علماء راستی پر ہین۔

لا یخفی علی من لہ رائحۃ من الاسلام ان الانکار عن وجوب اتباع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

ترجمہ جس شخص کو اسلام کی بو بھی پہنچی ہو اسپر یہ بات مخفی نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

واصحابہ وسلم لیس لاحد الانکار عن قولہ تعالیٰ وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا الایۃ ویلزم منہ کذٰلک قولہ تعالیٰ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون فمن اعتقد الاعتقادات الباطلۃ المشتملۃ علی توھین الانبیاء خصوصاً علی تخفیف سیدنا خاتم النبیین سید المرسلین المؤید بالحجج والبینات الذی یجب اتباعہ علی کافۃ الانام من الخواص والعوام کما ھو المستفاد من قولہ تعالیٰ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التورات والانجیل الایۃ کما ھی منقولۃ عن عبداللہ الچکڑالوی فی صفحہ ۱۴۲۔ لاشک فی کفرہ وکفر من سلک مسلکہ ومعتقداتہ ھذا ما وجب علیٰ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون۔

نمبر ۱ جلد ۱۹ رسالہ اشاعۃ السنۃ منقول ہین۔ اس شخص کے کفر مین شک نہین جو اسکی چال

کریما کرم کن سید جلال
ساکن تھانہ ماڑی پشاور

پیروی واجب ہے اس پیروی سے انکار خدا تعالیٰ کے اس قول کو ماننے سے انکار ہے۔ جسمین ارشاد ہے کہ رسول تمکو جو (حکم) دے وہ لے لو۔ جس سے روکے رک جاؤ۔ اور نیز آنحضرتؐ کی پیروی واجب ہونے سے انکار اس قول خداوندی کو جھوٹا کہنا ہے جسمین ارشاد ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسکو سب دینون پر غالب کرے اگرچہ مشرکین اس سے ناخوش ہون پس جو شخص ایسے باطل اعتقادات رکھے جنمین تمام انبیاء خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (جو روشن دلائل وگواہیون سے خدا کی طرف سے مؤید اور انکی پیروی تمام مخلوق پر واجب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے جسمین حق تعالیٰ نے مومنون کی تعریف کی ہے کہ وہ نبی امی کی پیروی کرتے ہین جسکو توریت وانجیل مین لکھا ہوا پاتے ہین) توہین پائی جاتی ہے جیسا کہ چکڑالوی سے صفحہ ۱۴۲ اسکے کافر ہونے مین کوئی شک نہین۔ ایسا ہی چلے اور اسکے اعتقادات کا معتقد ہو

الراقم:-
خادم العلماء خاکسار مولوی محمد نور
امام ومدرس مسجد قاسم علیخان شہر پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

هذا هو الحق ولغم ما قال المجيب ان الچکڑالوی کافر

قاضی احمد ساکن قریہ لنڈی

ایها الچکڑالوی لعنة الله علیك وعلی اتباعك علیك بشد الزنار والجلوس فی کنائسة الکفار۔

محمد ثناء الله

اعتقادات الچکڑالوی مخالفة لکافة الانام من اهل الاسلام وسواعتقاده فی حق الصحابة رضوان الله علیهم اجمعین وهجوة الصریح فی حق خاتم النبیین من الکفر الصریح اعاذنا الله منه آمین لقوله تعالٰی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدٰی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرًا والسّٰبقون الاوّلون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه الآیة العـــــــ

واما الرد فی هذه الاوراق التی بلغتنا من واحد من اعداء الدین وسراة الملحدین یعنی جناب المولوی محمد حسین ضالٌ مُضِلٌ متبعٌ غیر سبیل المؤمنین والسلف الصالحین هداه الله الی صراط المستقیم۔

کتبہ عبد الراجی رحمۃ ربہ الراجی الی الحنان المنان حافظ محمد رمضان

جن منقول ہیں مولوی محمد حسین صاحب سے ہم کو پہنچے ہیں گمراہ ہے اور دن کو گمراہ کرنے والا مؤمنین کے راستہ سے اور سلف صالحین کے خلاف چلنے والا خدا اسکو سیدھی راہ چلا دے

فتوے مدرسہ احمدیہ آرہ ضلع شاہ آباد بنگال (دسمبر ۱۹۰۸ء)

ایسا شخص جسکے ہذیانات مندرجہ استفتا (منقولہ اشاعۃ السنۃ) نمبر ۷ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ تا صفحہ ۲۱۱ ہیں اسکی صریح کافر ہونے میں (اگر ضلال و اغوا نہیں لکھتا) و نہ اسکے یہ ہذیانات منع شبہہ ہیں بلکہ عناداً ہیں کچھ بھی شبہ نہیں ہے۔ اور اسکے اقوال و مسائل مندرجہ استفتا رمذکور نہ مذہب اہل سنت کے اقوال و مسائل ہیں و نہ مذہب اسلام کے بلکہ محض ہذیانات و کفریہ و بدعیہ مسائل ہیں۔ سوالات خمسہ منجانب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کے جوابات منجانب چکڑالوی منقولہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۱۹ اصاف صاف شہادت دے رہے ہیں کہ شخص مذکور ضرور ضال و اغوا رکھتا ہے۔ یعنے اسکو ایک سخت قسم کا مالیخولیا ہوگیا ہے ورنہ کوئی مسلمان سلیم الدماغ سوالات مذکورہ کے ایسے جوابات کبھی نہیں لکھ سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبداللہ الغازیفوری ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ

فتوے سرہند پنجاب

استفتاء

علمائے دین و اساطین شرع متین سے سوال ہے الخ (مندرجہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۱۹ بابت ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۹۰۸ء)

الجواب واللہ الموفق الملہم للحق والصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکفرون والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وورثتہ ونوابہ وعلینا معہم اجمعین الی یوم الدین اما بعد واضح ہو کہ میری تحقیق مین یہ شخص مثل مرزا غلام احمد قادیانی اشد المرتدین عجیب کافر منافق لاثانی ہے۔ (فتوے علماء پنجاب و ہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان) اسکا قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) محض مثل چٹھی رسان۔ یا مذکوری کے تھے اسکے کفر پر دلیل روشن اور خلاف نص صریح فلا[1] وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہے۔ اس آیت کریمہ مین عام احکام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور فرمانبرداری فرض بیان فرمائی گئی ہے۔ خواہ بذریعہ وحی جلی (قرآن) ہون خواہ بذریعہ وحی خفی (حدیث) نیز اس آیت سے بخوبی ثابت ہوا کہ آنحضرت حکم عدل تھے۔ پس بحکم ؎ سچ وہ ہے جو سر پر چڑھ کے بولے۔ یہ شخص اپنے منہ (بنص قرآنی جسکا اپنے آپ کو قائل بتاتا ہے) کافر و مرتد زندیق بنا۔ مین کہتا ہون کہ اگر نقل کفر کفر نباشد آنحضرت محض مثل مذکوری تحصیل یا چٹھی رسان کے تھے تو اس پروانہ (قرآن) کے جہلا[2] کو کھولکر معانی سمجھانے والا کون ہے شاید (یقیناً حسب اقوال سرسید و مرزا و چکڑالوی) نیچریون کی جانب سے سرسید و مرزایون کیجانب سے مرزا و چکڑالویون کی جانب سے چکڑالوی اسکا جواب ملیگا۔

یہ کلمات جو آنحضرت ؐ کی شان مبارک مین چکڑالوی نے اپنے منہ سے نکالے ہین اعلے درجہ کی بے ادبی گستاخی۔ بلکہ سب و شتم کا حکم رکھتے ہین۔ قاضی عیاض صاحب شفا فرماتے ہین اعلم[3] وفقنا اللہ وایاکم ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او دینہ او نسبہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہ بشیء علی طریق السب لہ او الازراء علیہ

[1] تیرے رب کی (یعنی اپنے اقسم ہے یہ لوگ کبھی مسلمان نہونگے جبتک ان باتون مین جنمین اختلاف کرین تجھکو اپنا حاکم نہ بنا دین پھر اس فیصلہ سے جو تو کرے اپنے دلون مین تنگی نہ پاوین اور دل سے نہ مان لین (محشی) ؎ یعنے ان لوگون کو جو قرآن کی ایسی باتین (جو صرف زبان عربی کے جاننے سے نہین کھلتی) نہ جانتے ایسے حقیقت نماز و مقدار زکوٰۃ وغیرہ چنانچہ تفسیر عزیزی سے بصفحہ ۲۱۳ نمبر ۷ جلد ۱۹ منقول ہے (محشی)

[2] جو شخص آنحضرت کو گالی دے یا آپ پر کوئی عیب لگا دے یا کسی قسم کا نقصان آپ کی ذات مین یا دین مین یا نسب مین یا آپکی خصلت مین بیان کرے یا اسکا اشارہ کرے یا کسی چیز سے بطور رشتہ کرے

[3] جو شخص آنحضرت کو گالی دے یا آپ پر کوئی عیب لگا دے یا کسی قسم کا نقصان آپ کی ذات مین یا دین مین یا نسب مین یا آپکی خصلت مین بیان کرے یا اسکا اشارہ کرے یا کسی چیز سے بطور رشتہ کرے

27

او التصغیر لشانہ او الغض منہ او العیب لہ فھو مرتد والحکم فیہ حکم الساب یقتل کما بینہ انشاء اللہ تعالیٰ (شفاء ص ۳۳۱) اور فرمایا قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم او المنقص لہ کافر قد ابو عبید جاء علیہ بعذاب اللہ وحکم عندنا القتل ومن شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (شفاء ص ۳۳۱) اور فرمایا ومن روایت ابی المصعب وابن ابی اویس سمعنا مالکا یقول من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او شتمہ او عابہ او تنقصہ قتل مسلما کان او کافرا (شفاء ص ۳۳۱) اور فرمایا قال ابن سحنون الکتب فی السنۃ موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذی او نقص معرضا او مصرحا وان قال فقتلہ واجب (الی) وکذالک القول حکم من تعمد ذالک او عیرہ برعایۃ الغنم او السھو والنسیان الخ (شفاء ص ۳۳۲) اسجگہ اگر کوئی یہ سوال جواب طلب پیش کرے کہ یہ احکامات اس شخص کے واسطے ہیں جو قصداً و عمداً ایسی توہین و تحقیر تنقیص یہ کلمات کہے۔ اور اگر چہ ان کلمات کا کہنا اہلسنت کے نزدیک کفر ہے مگر چکڑالوی تو ہین و تنقیص و تحقیر ان کلمات کو زبان پر نہیں لاتا اور نہ یہ اسود اسکا غایت المرام ہے بلکہ بخیال خام خویش ایک امر واقعہ کا جو جہالت و سفاہت اوسکے ذہن نشین ہو چکا ہے اظہار کرتا ہے اور نفاق کا اصل علم خدا کو ہے۔ تو اوسکے جواب میں قاضی القضاۃ صدر الصدور حضرت قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والا نہ رآء بہ وغضہ بای شیء کان من تعمد او محال فھذا وجہ بین کا اشکال

آپ کو تنبیہ دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا بیہودہ کلمہ کہے جو کفر ہی ہو تو اسکا حکم وہی قتل ہے جو کفر کا حکم ہے جسکو ہم تفصیل بیان کر چکے۔ ۱۲ محمد

ابن سحنون نے کہا کہ علماء اسلام کا اسپر اجماع و اتفاق ہے کہ آنحضرت کو گالی دینے والا آپکے شان گھٹانیوالا کافر ہے اسپر وعید عذاب الٰہی جاری ہوگا اور امت کے نزدیک اسکا حکم قتل ہے جو شخص ایسے کافر یا معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ۱۲ ابو مصعب ابن ابی اویس سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ سنا ہے امام مالک کو یہ کہتے ہوئے کہ جو شخص رسول اللہ کو گالی دے یا عیب لگائے یا آپکے شان گھٹائے وہ کافر ہے قتل کیا جاوے۔ وہ مسلمان کہلاتا ہو خواہ کافر ہو ۱۲ ابن عتاب نے کہا ہے کہ قتل بالسب اور سنت (حدیث) اور دلوں نیت کرتی ہیں کہ جو شخص آنحضرت کو ایذا رسانی کی نیت کرے یا آپ کی شان گھٹانے کا اشارہ یا صراحتہ حکم ہی کیوں نہ ہو تو اسکو قتل کرنا واجب ہے یہ اسکا حکم ہے جو شخص کلمہ کا جو آپ کی عیب گیری کرے یا آپ کو گالیوں سے یاد کرتا ہے ہوئے نا ہموار نیان کی نظر سے عار دلاوے یا آپکو یہ کلام پہلے گذر چکا ہے کہ جو شخص آنحضرت کو گالی دینے یا تنقیص کرنے یا کسی قسم سے ممکن بیہودہ یا محال عیب گیری کرے یہ کفر قتل کا حکم اسکی وجہ ظاہر

فقہ فوت ہے یہ حکم لایق تعمیل عام لوگوں کے نہیں ہے اور نہ سلطنت انگلشیہ اسکے اجرا کا محل ہے اسلامی سلطنت اسکے اجرا کا محل ہے اور وہی اسلامی حکومت اسکی تعمیل کا حق رکھتی ہے عام مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ وہ رسول اللہ کو گالی دینے والے کو بلا حکم حاکم وقت قتل کر دیں۔ اور پھر خود اسکے بدلے بھاگی پاوین ایسا کرنے سے وہ آیت وکفا اللہ المؤمنین القتال کا مخالف کرنیوالے اور عذاب گار ہونگے۔ ۱۲ منہ

نقیہ ترجمہ صفحہ ۲۹۹

فیہ الوجہ الثانی لاحق بہ فی البیان والجلاء وھو ان یکون القائل لما قال فی جھتہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقدا لہ ولکنہ تکلم فی جھتہ صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر من لعنہ او سبہ او تکذیبہ او اضافتہ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب لہ مما ھو فی حقہ علیہ الصلوۃ والسلام نقیصۃ مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ او مداھنۃ فی تبلیغ الرسالۃ او فی حکم بین الناس او یغض من مرتبتہ او شرف نسبہ او وفور علمہ او زھدہ او یکذب لما اشتھر من امور اخبر بھا علیہ الصلوۃ والسلام وتواتر الخبر بھا عنہ عن قصد لرد خبرہ او یاتی بسفھہ من القول او قبیح من الکلام ونوع من السب فی جھتہ وان ظھر بدلیل حالہ انہ لم یعمد ذمہ ولم یقصد سبہ اما الجھالۃ حملتہ علی ما قالہ - او لضجر او سکر اضطرہ الیہ او قلتہ مراقبۃ وضبط للسانہ او عجرفۃ و وتھور فی کلامہ فحکم ھذا الوجہ حکم الوجہ الاول القتل دون تلعثم اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجھالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان وبھذا افتی الاندلسیون علی ابن حاتم فی نفیہ الزھد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی قدمناہ خلاصہ اسکا یہ ہے - کہ ہر طرح تحقیر سے

ایک صورت تو ہین اور ہی جو اس (پہلی) صورت سے ملتی ہے وہ یہ کہ آنحضرت کی حق مین برا کہنے والا نیت دشنام و تحقیر تو نہین رکہتا پر وہ ایسی کلمات دشنام و لعنت و تکذیب وغیرہ جو آنحضرت کے حق مین کہنے جائز نہون جیسے آنحضرت کو گناہ کبیرہ کا مرتکب کہنا یا آنحضرت کو تبلیغ رسالت مین مداہن (سستی کرنیوالا) قرار دینا یا آنحضرت کے علم و زہد کی نفی کرنا یا اس حدیث کو جو آنحضرت سے متواتر منقول ہو رد کرنا (جیسا کہ چکڑالوی کرتا اور کہتا ہے کہ حدیث مخالف قرآن متواتر بہی ہو تو مین نہ مانونگا) جہالت سے یا بے سوچے اٹکل سے بولا ہے اسکا حکم بھی وہی قتل* ہے اور اسکی جہالت عذر نہین - اگر اسکی عقل در اصل درست تہی - اسی کے مطابق علماء اندلس نے ابن حاتم پر فتوے کفر لگایا تہا - جبکہ اسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زہد کو مٹایا تہا -

* فٹ نوٹ :- اس حکم قتل کے متعلق صفحہ ۳۰۰ کا فٹ نوٹ پڑہو - یہ عام لوگون کو حکم نہین ہوا حکام اسلام کو حکم ہے -

آنجناب کو یاد کرنیوالا مرتد و زندیق ہے خواہ قصداً و عمداً ہو خواہ سفاہۃً و جہالۃً کیونکہ کافر کا کفر مین عذر جہالت مقبول نہین ہے۔

(۲) اور اسکا یہ قول کہ کوئی حدیث لائق اعتبار نہین ہے سراپا لغو چھپا ارتداد ہی ہر ملحد و زندیق مہوس و مبتدع کے لئے پہلا زینہ انکار حدیث ہی۔ کیونکہ بلا اسکے وہ اپنی خود غرضی مین بہت کم کامیاب ہو سکتا ہے

(۳) اور حدیث بھی مثل قرآن ہے اور وحی خفی ہے جیسا کہ مجیب نے ثابت کیا ہے جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ ایک روایت مین ہے۔ کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بتعلم السنۃ والفرائض واللحن ای اللغۃ وقال ان ناسا یجادلونکم یعنے بالقران فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ (شفا ۱۹۴)

(۴) اور اسکا اہلسنت یعنے اہل حدیث و حاملین حدیث یعنے جہابذہ محدثین مثل بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہم کو جو مصداق ارشاد مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام۔ یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین ولا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامۃ کے ہین برا اور بے اعتبار اور اہل حدیث کہلوانیکو کفر کہنا انوکھی بات نہین۔ بلکہ اہل الحاد و زنادقہ کا طبقہ بعد طبقہ یہ شیوہ چلا آتا ہے چنانچہ مفتاح الہدایت ترجمہ عوارف شیخ الشیوخ مین ہے۔ شریعت محمدی و ملت احمدی طریقے مستقیم و جادہ مسلوکست خاتم المرسلین و امین رب العالمین با چندے ہزار افواج امت از اولیاء و اصفیاء و شہداء و صلحاء بران جادہ رفتہ اند و انرا از خار و خاشاک و شکوک و شبہات رفتہ اعلام و منازل آن معین و مبین کردہ از ہر قدمے نشانے باز دادہ و در ہر منزلے نزلے نہادہ و دفع قطاع

حضرت عمر بن خطاب نے تحریری حکم دیا تہا کہ لوگ حدیث اور فرائض اور علم لغت سیکہین اور فرمایا کہ لوگ قرآن شریف کے اپنے خیالی معنے نکالکر تمسے جہگڑا کرینگے۔ تم انکو احادیث کے فیصلے پیش کرکے پکڑو اور یہ کہو کہ جو معانی قرآن رسول اللہ نے کئے ہین۔ وہی معنی قرآن کے صحیح ہونگے۔ ۱۲ اس علم کو عادل پیروان سلف اخذ کرینگے جو زیادتی کرنیوالون کی تحریف اور جاہلون کی تاویل کو مٹائینگے۔ میری امت سے ایک جماعت (اہلحدیث) قیامت تک غالب رہے گی۔

الطریق را بدرقہ ہمت بہمراہی فرستادہ اگر مہوسے مبتدع دعوے کند کہ طریق مستقیم نہ اینست
وخلق را بطریقے دیگر دعوت کند نزدیک عقلا باید کہ قول او مسموع ومقبول نباشد ونصرت دین
حق را دفع او از جملہ فرائض ولوازم بود واہل بدعت وضلالت طائفہ باشند کہ خود را در لباس اسلام
بتلبیس ظاہر گرداند وکفر وعداوت اسلام در باطن پوشیدہ دارند۔ وبا اہل اسلام بظاہر در آمیزند
وخود را در ہیئات علماء محقق وحکماء مدقق بخلق نمایند ومردم را تلقین حجج وبراہین قدم عالم وانکار
حشر ونشر کنند وعلماء ومشائخ اسلام را دشمن دارند وپیوستہ بقبیح صورت حال ایشان کند چہ
بنور علم ایشان عورات وسوات این طائفہ مکشوف گردد وعلماء ربانی نجوم آسمان شریعت اند
ہموارہ آنرا از تصرف شیاطین الانس محفوظ دارند انفاس نوازی ایشان بمثابت شہب ثواقب
پیوستہ مسترقان ومختطفان اسرار شریعت را اعنی مردہ شیاطین انسی رجم وقذف میکنند و
ایشان را از جانب پراگندہ وبیقرار میدارند وشتر کیدہ ایشان از خلق دفع مینمایند وازین طائفہ
ہر کجا مجال تصرف یابند خلق را از صحبت علماء وتقرب بدیشان تنفر کنند ودر نفوس مستعدان
تصرفات شیطانی وتخریب قواعد ایمانی بافساد عقائد وخلع ربقہ اسلام از رقبہ انام آغاز نہند
ودلہا سادہ پاک را از طہارت فطرت بگردانند وخود را در پس سپر اسلام بپوشانند۔ ونیز اغوا و
اضلال بر ہدف دین وملت راست کنند وپنہان از نظر مردم را بضلالت وہلاک خواند انہ
یریکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم این جماعت اند اعداء دین واخوان شیاطین جہال
آئین۔ وضال مضلین در حدیث صحیح ست کہ ان اللہ[1] لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ
من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالم اتخذ الناس رؤسا
جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ہیچ عبادت در حضرت رب العالمین چندان وقعتے

[1] اللہ تعالی علم لوگون کے سینون سے نکالکر علم کو نہ اٹھائیگا بلکہ علما کی جان نکالکر علم کو قبض کریگا۔ پر جب کوئی
عالم باقی نہ رہیگا۔ لوگ جاہلون کو سردار بنالینگے۔ انسے لوگ مسئلہ پوچھینگے۔ تو وہ بدون علم فتوے
دینگے۔ خود گمراہ ہونگے اور لوگون کو گمراہ کرینگے۔

ندارد کہ دفع اینجماعت و رفع اساس بدعت و زندقہ ایشان و نصرت دین نبوی و ملت مصطفوی۔ و اہل
انقیاد دو طائفہ اند اہل قدرت و اہل علم اہل قدرت بطریق قتل* و صلب بانکال و عقوبت یا نفی و
ابعاد و اہل علم بکشف عوار و اظہار زندقہ و الحاد ایشان و ہر کہ بر یکے ازین دو طریق قدرت دارد
بدان مامور بود و بایتان آن ماجور و بترک ماخوذ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام گفتہ است یخرج[1]
فی اخر الزمان قوم یتکلمون بکلام لا یعرفہ اہل الاسلام ویدعون الناس الی کلامہم
فمن لقیہم فلیقاتل فان قتلہم اجر عظیم عند اللہ عز و جل انتہی صفحہ ۳۲-۳۳-
۳۴- اگرچہ ہر ملحد زندیق اس عبارت مبارک کا مصداق ہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام نبی
عرف عبداللہ چکڑالوی کا تو یہ نہایت صاف اور بے عیب فوٹو ہے اور اس حق مین جن نمبرون
پر اُن دونون نے سارٹیفکیٹ (سند) حاصل کیا ہے اوسکی نظیر ملنی محال۔ ناممکن ہے۔ چنانچہ
ان کے اقوال اس امر مین شاہد ہین۔ پس با این ہمہ انکے کفر و ارتداد مین کیا شک و شبہ رہگیا۔ انواع
بارک اللہ مین ہے ؎ دینی علم یا عالمان کرے اہانت کو یا کرے اہانت شرعدی اوہ بھی کافر ہو
اور اہلحدیث یا اصحاب حدیث اہل حق و سنت کا قدیمی اور ماثور نام ہے۔ شیخ عبد القادر جیلانی
فرماتے ہین۔ واعلم[2] ان لاہل البدع علامات یعرفون بہا فعلامۃ اہل البدعۃ الوقیعۃ
فی اہل الاثر وعلامۃ الزنادقۃ تسمیتہم اہل الاثر مجبرۃ الحشویۃ ویریدون ابطال الاثار
وعلامۃ القدریۃ تسمیتہم اہل الاثر مجبرۃ وعلامۃ الجہمیۃ تسمیتہم اہل السنۃ
مشبہۃ وعلامۃ الرافضۃ تسمیتہم اہل الاثر ناصبۃ وکل ذلک عصبیۃ وغیاظ

[1] آخری زمانہ مین لوگ ایسی باتین کہین گے جنکو اہل اسلام نہ پہچانینگے (جیسا کہ اسوقت چکڑالوی کہہ رہا ہے) وہ لوگون کو اپنی باتون کیطرف بلائین گے جو شخص انکو ملے وہ اونکو قتل کرے۔ انکے قتل مین بڑا ثواب ہے ۱۲ [2] اہل بدعت کی چند علامات ہین جنسے وہ پہچانے جاتے ہین۔ بدعتیون کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو برا کہتے ہین۔ زندیقون (چھپے مرتدون) کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو حشویہ کہتے ہین جس سے انکا مقصود یہ ہے کہ حدیث و آثار مٹ جاوین اور قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو جبریہ کہتے ہین۔ اور جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلسنت کو مشبہہ کہتے ہین۔ رافضیون کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو خارجی کہتے ہین یہ سب انکا تعصب اور غصہ بحق اہلسنت ہے

* فٹ نوٹ:- اس حکم قتل کے متعلق صفحہ ۳۰ کا فٹ نوٹ پڑھو۔ یہ عام لوگون کو حکم نہین ہوا حکام اسلام کو حکم ہے ۱۲

تہندو

لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث ولا يلتصق بهم ما لقبهم اهل البدع كما لم يلتصق بالنبي صلى الله عليه وسلم تسميه كفار مكة ساحرا او شاعرا ومجنونا ومفتونا وكاهنا انتهى (غنية) ۱۹۰ قول اہل الاثر اے اہل حدیث (تر جمہ بزبان عربی عبدالحکیم سیالکوٹی مرحوم)

(۵) اور ان مسائل میں کہ جنکو کفریات کہتا ہے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنانا خلاف اجماع امت محمدیہ وحدیث لاتجتمع امتی علی الضلالہ ہو کر کھلم کھلا کافر ہو گیا۔ اور اسکا مسائل مندرجہ استفتاء کو بزعم خود قرآن سے نکالنا داخل وعید شدید من فسر القرآن برایہ الحدیث ہے۔ اور عرش کو قدیم کہنا۔ اور آنحضرت کی عصمت سے انکاری ہونا اور آنحضرت کی جناب میں فہم قرآن اور احکام معراج میں غلطی کہانیکا اقرار کرنا ایسا کفر ہے کہ اس سے بڑا اور کوئی نہیں ہو سکتا صاحب شفا فرماتے ہیں۔ واعلم ان الامة مجمعة على عصمة النبي صلى الله عليه وسلم من الشيطان وكفاية منه لا في جسمه بانواع الاذى ولا على خاطره بالوسواس وقد اخبرنا القاضي الحافظ ابو علي رحمه الله تعالى قال انا ابو الفضل بن خيرون العدل حدثنا ابو بكر البرقاني وغيره نا ابو الحسن الدارقطني نا اسمعيل الصفار نا عباس الترقفي نا محمد بن يوسف نا سفيان عن منصور عن سالم ابن ابي الجعد عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما منكم من احد الا وكل الله به قرينه من الجن

اور اہلحدیث کا صرف یہی ایک نام اہلحدیث ہے۔ اور جو لقب انکا اہل بدعت دیتے ہیں وہ انکا لقب نہیں ہو جاتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار مکہ نے ساحر شاعر مجنون کہا تو وہ آنحضرت کا لقب نہیں ہو گیا

امت محمدیہ کا اجماع واتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطان سے محفوظ ومعصوم ہیں نہ اسنے آپکے جسم پر اثر کیا نہ دل میں وسواس ڈالا۔ ہمکو باسناد ابن مسعود سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جسکے ساتھ ایک ہم نشین فرشتہ اور ایک ہم نشین شیطان نہ لگا گیا ہو۔

باقی ترجمہ بصفحہ ۳۰۶

وقرینہ من الملئکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ تعالیٰ اعاننی علیہ فاسلم زادہ غیرہ عن منصور فلا یامرنی الا بخیر وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا بمعناہ وروی فاسلم بضم المیم ای فاسلم انا منہ الخ ص۲۵۷ اور فرمایا واجمعت الامۃ فیما کان طریقہ البلاغ انہ معصوم فیہ من الاخبار عن شیٔ منہا بخلاف ماھو بہ لا قصدا ولا عمدا ولا سہوا ولا غلطا ص۲۶ اور فرمایا ھذا القول فیما طریقہ البلاغ واما ما لیس سبیلہ سبیل البلاغ من الاخبار التی لا مستند لہا الی الاحکام ولا اخبار المعاد ولا تضاف الی وحی بل فی امور الدنیا واحوال نفسہ فالذی یجب اعتقادہ تنزیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ان یقع خبرہ فی شیٔ من ذلک بخلاف مخبرہ لا عمدا ولا سہوا ولا غلطا وانہ معصوم من ذلک فی حال رضاہ وفی حال سخطہ وجدہ ومزحہ وصحتہ ومرضہ ودلیل ذلک اتفاق السلف واجماعہم علیہ وذلک انا نعلم من دین الصحابۃ وعادتہم مبادرتہم الی تصدیق جمیع احوالہ والثقۃ بجمیع اخبارہ فی ای باب کانت وعن ای شیٔ وقعت وانہ لم یکن لہم توقف ولا تردد فی شیٔ منہا ولا استثبات عن حالہ عند ذلک ھل وقع فیہا سہو ام لا ص۲۶۵

لوگون نے عرض کیا کہ آپکا کیا حال ہے - آپنے فرمایا میرے ساتھ بھی تہا مگر خدا کی مدد سے وہ میرے تابع ہوگیا ہے - وہ مجھے اچھی بات ہی کہتا ہے - امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان امور مین جنکی تبلیغ کا آپ کو حکم تہا معصوم مین نہ قصداً آپ سے اسمین قصور ہوا نہ سہواً یہ قول ان احکام کے متعلق ہے جو تبلیغی طور پر آپنے فرمائے تھے اور جو امور تبلیغی نہین دنیاوی ہین - انمین بھی آپکے معصوم ہونے کا اعتقاد واجب ہے اسپر دلیل ہے کہ ہمکو اصحاب نبوی کی عادت معلوم ہے کہ وہ ہر ایک امر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتے نہ تو کسی امر مین تردد توقف کرتے اور نہ یہ تحقیق ودریافت کرتے کہ آپ کو اس کام مین سہو یا غلطی ہوئی ہے یا نہین -

بالجملہ عبارت مرقومہ صدر سے ثابت ہوا۔ کہ قائل ان اقوال کا بلاشک کافر مرتد۔ زندیق منافق ہے تاوقتیکہ باعلان عام اپنا ان اقوال سے رجوع اور توبہ ظاہر نکرے کل اہل اسلام کو عموماً اور گروہ باشکوہ اہلحدیث کو خصوصاً اسکی اتباع کی صحبت سے پرہیز لازمی امر ہے ؎ نخست موعظت پیر دانش این سخن است + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید۔ اور حسب الحکم کتاب و سنت اجماع امت اس سے برتاؤ اسلامی کرنا قطعاً حرام ہے۔ جیسے سلام مسنون کرنا اور دعوت مسنونہ مین بلانا۔ اور اسکی نماز مین اقتدار کرنی اور اگر انہی اقوال و عقاید پر مرجاوے تو اسکے جنازہ کی نماز پڑہنی وغیرہ ذلک۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط الراقم راجی رحمت اللہ الغفور الفقیر ابو المنظور محمد عبد الحق کوٹلوی السرہندی منمقام سرہند مورخہ ۷ جمادی الآخرے سنہ ۱۳۲۰ھ

فتوے علماء دہلی و کلکتہ وغیرہ

فتوے مطبوعہ نمبر ۷ جلد ۱۹ کی قلمی کاپی ماہ اگست سنہ ۱۹۰۲ء مین حضرت شیخنا و شیخ کل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ کی خدمت بابرکت مین بھیجے گئے تہے وہان سے جواب تب آیا جبکہ رسالہ نمبر ۷ جلد ۱۹ شائع ہو چکا تھا۔ آپکے اور آپکے دونون صاحبزادگان نافلہ کی طرف سے اس فتوے کی پوری تصدیق باین الفاظ ہوئی تھی۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
سید محمد نذیر حسین	سید محمد عبد السلام	سید محمد ابو الحسن

هذا جواب صحیح صفدر علی خفف اللہ اثقالہ سید عبد الوہاب

انہی دنون کلکتہ سے مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری کا فتوے انکے بھائی مولوی ضیاء الرحمن صاحب مالک و مدیر رسالہ ضیاء السنۃ نے ارسال کیا تہا اس فتوے مین سوالات متعلقہ چکڑالوی مندرجہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ و ۷ کا انپر پانچ سوال اور بڑہا کر جداگانہ جواب لکہا ہے۔ اور بعض ان امور کی وجہ سے چکڑالوی کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ہے بعض کیوجہ سے دائرہ اہلسنت سے

خارج کیا ہے۔ ازانجا کہ وہ جواب طویل ہے۔ اور اب اس رسالہ مین پورے جواب نقل کرنیکی گنجایش نہین رہی۔ لہذا اس جواب کا مفتح و خاتمہ انہی کے الفاظ سے نقل کرکے اسکی مصدقہ مواہیر و تحریرات علماء کو نقل کیا جاتا ہے۔

مفتح جواب

الجواب

امور مذکورہ سوال مین اکثر باتین اس قسم کی ہین کہ انکا قائل و مقر اسلام سے خارج اور آیات احکام الہی کا منکر اور زندیق (چھپا مرتد) و ملحد ہے۔

خاتمہ جواب

خلاصہ جواب یہ کہ امور مذکورہ سوال کا جو شخص قائل ہو وہ مرزا قادیانی خیالی مسیح کا برادر خورد اور نائب دجال ہے وہ دین کی تخریب اور گمراہی کو رواج دینا چاہتا ہے اور نصوص شرعیہ صریحہ کا منکر ہے ایسے شخص سے مسلمانون کی طرح ہرگز ارتباط و اختلاط نہ کرنا چاہیئے قال اللہ تعالیٰ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الخ ومن یتولھم منکم فانہ منھم شخص مذکور برملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین و تحقیر کرتا ہے اور آپکو غلط فہم بتاتا ہے لہذا اسکو اسلام سے کوئی واسطہ نہین واللہ اعلم کتبہ محمد عبد الجبار عمر پوری۔

ما حبر و نضد فی القرطاس نھو حری بان یوضع علی العین والراس وانا العبد الضعیف الراجی الی اللہ ابو محمد المدعو بعبد اللہ غفر اللہ لہ

مہر ابو محمد عبد اللہ

ھذا الجواب موافق للسنۃ والکتاب لا یعرض عنہ الا من کان معرضا عن السنۃ والکتاب ومن کان معرضا عن السنۃ والکتاب فلہ اشد العذاب فی یوم الحساب وانا خادم السنۃ والکتاب المکنی بابی تراب رحیم بخش محمدن مشتری عفی عنہ المجیب مصیب ابو الیمان محمد سلیمان

جواب صحیح ہے ابو نعیم محمد ابراہیم

جواب صحیح ہے ابو الغمان عبد الرحمن الاعظمی

جواب صحیح ہے ابو سعید محمد اسحاق (یا کوئی اور لفظ پڑھا نہین جاتا)

جواب صحیح ہے ابو الحسن محمد سعید اللہ

میرے نزدیک ایسا شخص ضرور مبتدع اور گمراہ ہے واللہ اعلم

کتبہ محمد علی ابو المکارم غفر اللہ لہ و لوالدیہ

جو صاحب اصل اس فتوے اور فتوے علمائے دہلی کو دیکھنا چاہے وہ لاہور میں منشی محمد اسحٰق صاحب پنشنر پوسٹ آفس کلارک کے پاس جا کر یا اسے منگوا کر ملاحظہ کریں۔

لاہور کے ایک مشہور اہل تشیع عالم کا فتوے

یہ فتوے صرف اہل تشیع کے اعلام و افہام کے لئے انہی کی فرمائش سے معہ انکے خط کے درج کیا جاتا ہے

جناب مولوی صاحب سلمہ الواہب عن المصائب مع الاقارب!

مادامیکہ باب السلام در روضہ اسلام مفتوح و ایت شریفہ سلام قولا من رب رحیم مرجع ہمراہ از کافہ سکان و آفات محفوظ باشید (اشاعۃ السنہ را زیارت کردم بابت کفر و ضلالت چکڑالوی عجالتہ کلماتے نوشتم تا مردم دانستہ باشند کہ در طریقہ حضرات تشیع نیز چنین معتقد عقائد فاسدہ کافرہ میباشد طبع فرمایند تا بر حضرات امامیہ نیز حجت خدا تمام شدہ باشد۔

من الاحقر سید علی حایری لاہوری

باسمہ سبحانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد عقائد فاسدہ کاسدہ غلام نبی چکڑالوی را دیدم اگرچہ در رسالہ شریفہ حجت* شاھدہ کہ بجواب خلافت راشدہ نوشتہ ام بالجملہ متعلق وے تعریضے کردہ ام لیکن بجواب استفتاء معروض ہست کہ چنین شخص نہ تنہا در حضرات اہلسنت یا حضرات اہلحدیث کافر گفتہ نمیشود بلکہ جمیع فرق ہفتاد و سہ گانہ اسلام چنین شخصے را کافر میدانند زیرا کہ عقائد باطلہ عاطلہ وے با جمیع فرق اسلامیہ مخالف میباشند البتہ اسلام و اسلامیان را عار و ننگ ہست کہ چنین ضال و مضل را در ظل خود بگیرند امنیست کہ حضرات اہل تشیع را نیز با دیگر فرق اسلامیہ در کفر و ضلالت و جہالت چکڑالوی ندکور اتفاق ہست وے مخرب دین متین و مضل خلق رب العالمین و از اخوان الشیاطین ہست عار بر اہل اسلام را لازم ہست کہ از ضلالت و مزخرفات اخوان الشیاطین یعنے غلام نبی چکڑالوی و غلام احمد

* یہ رسالہ مؤلف نے میرے پاس بھیجا۔ مگر میری نظر سے ہنوز نہیں گذرا۔ بوقت فرصت ملاحظہ کیا جائیگا۔ امین۔ کوثری

کاونی گریزان باشند انشاء اللہ تعالے اللھم احفظنا وجمیع المسلمین من النفس الامارۃ والضلالۃ بعد الھدی بحق محمد بدر الدجی والہ شموس الدین والدنیا من لاھور مبارک حویلی

حررہ خادم الشریعۃ المطہرہ سید علی حائری لاہوری

ان فتاوے کی نقل اور اشاعت سے غرض و مقصود ناظرین پر مخفی نہوگا کہ چکڑالوی کا رسول وحدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے انکار اب طشت از بام کا مصداق ہوگیا ہے اور اسپر فتوے کفر اقبالی ڈگری ہے لہذا اب خواص مسلمان کو چاہیئے کہ آیندہ اس سے کسی فرعی یا اعتقادی اسلامی مسئلہ مین بحث نکرین اور اسکو مسلمان سمجھکر مخاطب نہ بناوین۔ اور اگر کسی موقعہ مجبوری پر اس سے گفتگو کا اتفاق ہو تو اس طور پر گفتگو کرین جیسے ایک مخالف اسلام ہندو یا عیسائی یا دہریہ سے گفتگو کی جاتی ہے اور عوام کو چاہیئے کہ اسکو صبیغ[1] سمجھکر اسکی صحبت سے بچین اور اسکے دام مین نہ آوین۔

اقبالی الزامون کے ثبوت سے چکڑالوی پر اقبالی ڈگری ہوچکی تو اسکے ذیل مین اسکے ان الزامات کا جن سے اُسنے انکار کیا ہے شہادت سے ثبوت بہم پہنچاکر اس ثبوت کی نظر سے بہی اسکو اس ڈگری کا مستحق ہونا اور اس انکار مین اسکا جہوٹا ہونا ثابت کیا جاتا ہے وباللہ التوفیق

پس واضح ہو کہ جن الزامات سے چکڑالوی نے انکار کیا ہے۔ اور انکی نسبت صہ۲ رسالہ مین کہا ہے کہ وہ مجہہ پر محض افترا کیا۔ وہ چار ہین جو صہ۳ مین رسالہ کی اسنے نقل کیے ہین۔

اول اسکا یہ دعوے ہے کہ مطالب و معانی قرآن جو اسکی سمجہہ مین آئے ہین وہ نہ صحابہ کو سوجہے تھے نہ تابعین مفسرین۔ محدثین۔ اور تمام سلف صالحین کو۔

۱۲۔ اسنے رسالہ کراہۃ التراویح مین صحابہ وغیرہ کو بدعتی و گمراہ و منافق قرار دیا ہے۔

۳:۔ اسکا مشن (مدعا) یہ ہے کہ لوگون کو اپنا پیرو بناوے۔

۴:۔ وہ صاف کہتا ہے کہ حدیث کے مطابق فتوے دینے والے سلف یا خلف فقہا۔ مہتدین محدثین اور مفسرین سب کافر ہین۔ ہر چند ان الزامات سے چکڑالوی کا انکار فتوے علماء

[1] صبیغ ایک مبتدع کا نام ہے جو حضرت عمرؓ کے وقت مین تہا اور وہ چکڑالوی کی طرح قرآن کی آیات مین کج بحثی کیا کرتا۔ حضرت عمرؓ نے اسکو تین دفعہ مارا اور توبہ کرائی اور ابوموسی اشعری کی طرف یہ حکم لکہا کہ کوئی مسلمان اسکے پاس نہ بیٹہے۔ یہ قصہ مسند

وقت کو ضرور نہیں پہنچاتا اور اسکے اثر کو نہیں گھٹاتا۔ اس فتوے تکفیر کی صحت و تاثیر کے لئے چکڑالوی کا حدیث نبوی سے انکار کرنا اور اس انکار کا بڑے فخر سے تحریرات سابق و رسالہ حال میں اظہار کرنا اسکے کافر ہونے کے لئے کافی و وافی سبب ہے خواہ ان الزامات اربعہ کا وہ اقرار کرے یا بیشرم ہو جائے۔ تاہم اسکی دروغگوئی ظاہر کرنی اور اس فتوے کی تاثیر و قوت کو زیادہ کرنے اور اقبالی ڈگری کے ذیل میں انکاری جرم کا شہادت سے ثبوت بہم پہنچا کر اس ڈگری کا مستحق ثابت کرنے کی غرض سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ ان الزامات اربعہ سے اسکا بھی انکار کرنا دروغ محض ہے۔ اور ان امور اربعہ کا اقرار اسکی کلام سابق و رسالہ حال میں صاف موجود ہے یا ایسا ثابت و مفہوم ہے جیسے دو اور دو کا چار ہونا۔

الزام اول کا ثبوت ایک سوال کے جواب سے بآسانی ملتا ہے

ہم چکڑالوی سے پوچھتے ہیں جو خیالات و مقالات جدیدہ تمنے تفسیر وغیرہ تحریرات سابقہ و حال میں ظاہر کئے ہیں (مثلاً حدیث نبوی سے جو احکام قرآن کی تشریح کرے یا اس پر زیادتی کرتی ہو) سے انکار یا نسخ بعض احکام قرآن و تورات و انجیل سے انکار یا شفاعت انبیاء سے انکار یا اموات کو وصول ثواب صدقہ سے انکار یا اس امر کا اظہار کہ معراج میں پانچ ہی نمازیں فرض ہوئی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلطی سے انکو پچاس سمجھا اور بار بار خدا تعالےٰ سے تخفیف کا سوال کیا۔ ان خیالات و مقالات کا کوئی صحابی یا کوئی تابعی اور اہل سنت والجماعت سے کوئی امام کوئی مجتہد اور سلف صالحین سے کوئی مفسر کوئی محدث قائل ہے یا نہیں۔ اگر کوئی قائل ہے تو کم سے کم ایک شخص کا نام بتلاوین اور الزام اول سے بری ہو جائیں۔ اگر کسی کو قائل نہ بتاوین اور کسی ایک کا نام بھی نہ لے سکیں تو پھر ان خیالات و مقالات کے ادعا و بیان و اشاعت سے بجز اسکے تمہارا اور کیا دعوے مفہوم ہوتا ہے کہ جو ہم (خود بدولت) سمجھتے ہیں وہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین آئمہ مجتہدین و محدثین و مفسرین سے کوئی بھی نہیں سمجھا۔ بلکہ دلی سچ بولو اور صاف طور پر اپنے مافی الضمیر کا اظہار

کر دو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ جو مطلب قرآن ہمنے سمجھا ہے وہ خدا تعالیٰ بھی نہیں سمجھا۔

ثبوت الزام دوم بھی ایک سوال کے جواب سے بآسانی ہو سکتا ہے

میاں چکڑالوی۔ تتمۃ البیان الصریح لاثبات کراہۃ التراویح کے صفحہ ۴ سطر ۴ صفحہ ۶ سطر ۱۱ و ۱۲ صفحہ ۳۹ سطر ۸ و صفحہ ۴۰ سطر ۹۔ ۱۰ مین جماعت نماز تراویح کو بدعت ضلالت و خباثت و نجاست کہا ہے۔ اور صفحہ ۴۰ سطر ۸ و ۹ مین نماز تراویح جماعت سے پڑھنے والے جماعت صحابہ کو جنکے امام ابی بن کعب تھے (چنانچہ صفحہ ۱۹ سطر ۱ و ۹ مین تمہارا یہ اقرار موجود ہے) مشرکش اور سرکشونکی نومسلم جماعت کہا ہے۔ اور صفحہ ۵۲ سطر ۱۰ و ۱۲ مین حضرت عمر کے وقت کے لوگون کو منافق بھی کہا ہے۔ ان مقامات مین ان الفاظ سے حضرت عمر رضہ کے وقت مین باجماعت نماز تراویح پڑھنے والے صحابہ کو بدعتی اور منافق نہین کہا گیا۔ تو اس بدعت و خباثت و نجاست کو مرتکب اسوقت اور کون لوگ تھے۔ اور حضرت ابی بن کعب انمین داخل تھے یا نہین۔ اس سرکش جماعت نماز تراویح پڑھنے پڑھانے والے صحابہ کے سوا اور لوگ تھے تو انکے نام بتاوین ورنہ الزام دوم سے بری ہو جائین۔ اور اگر کسیکا نام نہ بتاوین اور ابی بن کعب پر اپنی اس چوٹ چلانے کو تسلیم کرین تو پھر کچھ شرم کو کام مین لاکر انصاف کہین کہ اس الزام مین مجھے کونسا بس ملا دیا ہے۔

الزام سوم کا ثبوت بھی ایک سوال کے جواب سے صاف ملتا ہے

میاں چکڑالوی۔ اپنے خیالات و مقالات جدیدہ کی اشاعت و انتہار سے اگر تمہارا یہ مدعا نہین کہ لوگون کو اپنا پیرو بناوین تو پھر کیا اس سے تمہارا یہ مدعا ہے کہ کوئی تمہاری پیروی نکرے۔ اور ان مقالات و خیالات کو باطل مردود سمجھکر لوگ اس سے کنارہ کش رہین۔ آپکے ایک افتادہ مالدار مگر محض اُمّی بے علم نے اسی غرض سے دسہزار روپیہ کی جائداد کو وقف کیا ہے اور جسے آپ مسجد چینیان والی سے کمال اعزاز کے ساتھ (جسکے مستحق تھے) نکالے گئے ہین۔ اور کہین آپ کو پاؤن رکھنے اور بات کرنے کی جگہ نہین رہی۔ تب سے آپکے خیالات کی اشاعت کے واسطے اُسی شخص نے ایک نیا مکان خرید لیا ہے۔ کیا وہ بھی اسی غرض سے ہے کہ آپ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.